97648- تجارتی مراکزاور سپر مارکیٹوں میں انعامات کی قرعہ اندازی کا حکم

سوال

بڑی بڑی سپر مارکیٹوں کی جانب سے انعامی سکیم کے کوپن کی قرعہ اندازی کی جاتی ہے کیا یہ حلال ہے یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

تجارتی کمپنیوں اور سپر مارکیٹوں اور اداروں کی جانب سے قرعہ اندازی پر انعامات دینے کے حکم کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کرام اسے حرام قرار دیتے ہیں، اور بعض نے اسے دو شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے.

پہلی شرط :

ان سپر مارکیٹوں اور اداروں کی جانب سے فروخت کردہ مال کی قیمت میں اضافہ نہ کیا گیا ہو.

دوسری شرط :

خریدار اپنی ضرورت و حاجت کی بنا پر وہ سامان خریدے، نہ کہ انعامی سکیم میں شریک ہونے کی خاطر.

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء اسے ممنوع قرار دیتے ہیں، اور شروط کے ساتھ جواز کا قول شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ہمارے ہاں یہاں کویت میں کئی طرح کی فروخت ہو رہی ہے، تاجر اپنا مال پیش کرتا ہے، اور اس کی خریداری کرنے والے کو خریداری کی قیمت کے حساب سے کوپن دیتا ہے، اور وہ کوپن انعامی سکیم میں شامل کیے جاتے ہیں، پھر بعد میں قرعہ اندازی کی جاتی ہے، بعض لوگ انعام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اور تاجر اسے وہ انعام دے دیتا ہے، اس کا حکم کیا ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" یہ فروخت کی ایک قسم ہے، ہم بائع اور مشتری یعنی فروخت کرنے والے اور خریدار کو مخاطب کرتے ہوئے بائع کو یہ کہینگے : کیا آپ نے اس انعام کی بنا پر قیمت میں اضافہ کیا ہے یا نہیں ؟

اگر تو نے قیمت میں اضافہ کیا ہے تو آپ کے لیے یہ جائز نہیں؛ کیونکہ جب قیمت میں اضافہ کر دیا گیا اور لوگ اسے خرید لیں تو یا تو یہ نقصان اٹھانے والے بن جائینگے، یا پھر کچھ حاصل کرنے والے، یا تو انہیں نفع ہوگا یا پھر نقصان، مثلا اگر بازار میں اس چیز کی قیمت دس ریال ہے، اور وہ انعام کی بنا پر اس کی قیمت بارہ ریال کر دي تو یہ جائز نہیں؛ اس لیے کہ بارہ ریال میں خریدنے والا یا تو دس ریال سے زیادہ کا خسارہ اٹھائیگا، یا پھر وہ انعام کے ساتھ کئی گناہ منافع حاصل کریگا، تو یہ جوا اور قمار بازی.

اگر فروخت کرنے والا یہ کہے کہ میں لوگوں کے ریٹ کے مطابق ہی فروخت کر رہا ہوں، نہ ریٹ زیادہ کیا ہے اور نہ ہی کم، تو اسے حق حاصل ہے کہ وہ لوگوں کو اپنی اشیاء خریدنے پر ابھارنے کے لیے انعام رکھے.

اس کے بعد ہم خریدار کی جانب متوجہ ہو کر اسے کہتے ہیں کہ :

کیا آپ نے یہ سامان اپنی ضرورت کی بنا پر خریدا ہے اگر انعام نہ بھی ہوتا تو کیا آپ نے اسے خریدنا ہی تھا یا نہیں، یا کہ آپ نے صرف انعام کی بنا پر خریدا ہے ؟

اگر اس کا جواب پہلا ہو تو یعنی اپنی ضرورت کی بنا پر خریدا ہے، تو ہم کہینگے آپ اس سے خریدیں یا کسی اور سے اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ جب ریٹ مارکیٹ کے مطابق ہے اور آپ یہ چیز اپنی ضرورت کے لیے خرید رہے ہیں، تو پھر اس وقت آپ یا تو حاصل کرنے والے ہونگے، یا پھر سالم رہینگے یعنی آپ کا نقصان نہیں ہوگا.

لیکن اگر وہ کہتا ہے کہ میں خرید تو رہا ہوں، لیکن میں سامان نہیں چاہتا، بلکہ میں تو انعام حاصل کرنے کے لیے خرید رہا ہوں.

ہم اسے کہینگے : یہ مال ضائع کرنے میں شامل ہوتا ہے؛ کیونکہ آپ نہیں جانتے آیا آپ کو انعام ملے گا یا نہیں.

مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ دودھ کے ڈبے خریدتے ہیں، حالانکہ انہیں اس کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ خرید کر اسے انڈیل دیتے ہیں، اس لیے خریدتے ہیں کہ شائد انہیں انعام مل جائے، تو یہ مال ضائع کرنے میں شامل ہوتا ہے، صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے.

ایک تیسری چیز باقی ہے وہ یہ کہ :

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے : ہو سکتا ہے یہ معاملہ دوسرے فروجت کنندگان کو نقصان دے؛ کیونکہ جب اس فروخت کرنے والے نے گاہکوں کے لیے انعام کا اعلان کیا اور اس کا ریٹ بھی مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہے تو سب گاہک اس کی جانب ہی جائینگے، اور دوسرے تاجر کساد بازاری کا شکار ہو جائینگے، تو اس طرح دوسروں کو نقصان ہوگا.

تو اس سلسلہ میں ہم یہ کہینگے :

یہ معاملہ ملک پر لوٹتا ہے، اس لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ اس مسئلہ میں دخل اندازی کرے، جب حکومت دیکھے کہ یہ چیز بازار اور مارکیٹ میں اضطراب پیدا کر رہی ہے اگر اس کو روکنے میں کوئی مصلحت ہو تو حکومت کو اس سے منع کرنے کا حق حاصل ہے، یا پھر جب حکومت دیکھے کہ یہ مارکیٹ کے ساتھ کھیل تماشا ہے تو حکومت ذمہ داران کو اس سے روکنا ضروری ہے" انتہی.

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (49) سوال نمبر (5).

سوال نمبر (22862) کے جواب میں آپ کو اس مسئلہ کی تفصیل اور اس میں اختلاف اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے قول کی ترجیح مل سکتی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.